السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں مصر میں حکومت کے تابع ایک بینک میں کام کرتا تھا، اس بینک کا کام یہ ہے کہ یہ زمینداروں اور دیگر لوگوں کو آسان شرطوں پر ایک مدت کے لیے قرض دیتا ہے جو کہ چند مہینوں سے لے کر کچھ سالوں تک کی بھی ہو سکتی ہے۔ بینک ان قرضوں پر سود بھی لیتا ہے اور مقررہ مدت سے تاخیر کی صورت میں تین سے سات فی صد یا اس سے بھی زیادہ جرمانہ بھی کرتا ہے اور جب مدت مقررہ آ جاتی ہے تو بینک اصل قرض کے علاوہ سود اور جرمانہ کی رقم بھی نقد وصول کرتا ہے اور اگر مقروض مدت مقررہ پر نہ ادا کرسکے تو بینک ہر دن کے حساب سے سود وصول کرتا ہے۔ الغرض اس بینک کی ساری آمدنی قرضوں کے سود اور تاخیر کی صورت میں وصول کئے جانے والے جرمانوں پر مشتمل ہے اور اس سے بینک کے ملازمین کو تنخواہ ادا کیا جاتی ہے۔

میں اس بینک میں بیس سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہا ہوں، بینک کی تنخواہ ہی سے میں نے شادی کی ہے اور اسی سے گزر بسر، بچوں کی پرورش اور صدقہ کرتا ہوں اور اس کے سوا میرا اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ اس کے بارہ میں حکم شریعت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بینک کا قرضوں پر نفع اور قرضوں کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں جرمانہ وصول کرنا یہ سب سود ہے۔ لہذا اس طرح کے بینک میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ""رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

اور فرمایا:

(ہم سواء) (صحیح مسلم 'المساقاة' باب لعن آکل الربا ومؤکلہ' ح: 1598)

"یہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔"

اگر آپ کو شرعی حکم کا علم نہ تھا تو آپ نے بینک سے جو تنخواہ لی ہے یہ حلال ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطٰنُ مِنَ المَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا ۚ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَن عادَ فَأُولٰئِكَ أَصحٰبُ النّارِ ۖ هُم فيها خٰلِدونَ ٢٧٥ يَمحَقُ اللَّهُ الرِّبوٰا وَيُربِى الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفّارٍ أَثيمٍ ٢٧٦ ... سورة البقرة

"اللہ نے سودے کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا، اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اللہ سود کو نابود (بے برکت کرتا) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔"

اور اگر آپ کو علم تھا کہ یہ کام جائز نہیں تو پھر آپ نے بینک سے جس قدر رقم لی ہے وہ ساری رقم فلاحی اداروں اور فقراء وغیرہ میں تقسیم کر دیں اور اللہ تعالی کے سامنے توبہ کریں کیونکہ جو شخص اللہ تعالی کے سامنے سچی پکی توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر کے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا توبوا إِلَى اللَّهِ تَوبَةً نَصوحًا عَسىٰ رَبُّكُم أَن يُكَفِّرَ عَنكُم سَيِّـٔاتِكُم وَيُدخِلَكُم جَنّٰتٍ تَجرى مِن تَحتِهَا الأَنهٰرُ... ٨ ... سورة التحريم

"اے مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔"

اور فرمایا:

وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ٣١ ... سورة النور

"اور مومنو! تم سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص521

محدث فتویٰ